سوال

(20) رسول اللہ کے ارشاد کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آکسفورڈ سے محمد طارق بنارس صاحب تحریر کرتے ہیں

لاہور کے پرویز صاحب جن کو ''پرویزی'' فرقے کا بانی کہتے ہیں کہ تقاریر کی کئی ایک ویڈیو فلمیں اس ملک میں دیکھی جاتی ہیں 'پچھلے دنوں ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ کیا ان کے عقائد اسلامی ہیں؟

تقدیر کا مسئلہ 'زکوۃ کا مسئلہ' حدیث شریف کی صداقت کا مسئلہ اور اس طرح کی بہت سی چیزوں کی وہ نفی کرتے ہیں۔ دلیل یہ کہ قرآن میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔ قرآن اصل ہے مگر پرویز صاحب نے قرآن کا ترجمہ بھی نہیں کیا۔ تو پھر یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ یہ چیز قرآن میں نہیں ہے اور یہ قرآن کے خلاف ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ سنی مسلمان 'جیسے حنفی' شافعی 'مالکی' اہل حدیث یہ سب کیسے مسلمان ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمارا کوئی فرقہ نہیں 'صرف حق کو مانتے ہیں۔ آپ حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔ جو تحریر فرمائیں حق و سچ ہو جس کی دلیل بھی پیش کرسکیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص اسلام کے بنیادی ارکان و فرائض کا انکار کرتا ہے یا اسلامی احکام کے ادا کرنے کا تعین اپنی مرضی سے کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ کے صحیح اور ثابت شدہ ارشادات کا انکار کرتا ہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ وہ پرویز صاحب ہوں یا کوئی دوسرا شخص 'تقدیر کا مسئلہ ہو یا زکوۃ کا' یہ بنیادی اسلامی مسائل ہیں ان کا انکار کفر ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جو چیز قرآن میں نہیں وہ گویا کہ ثابت ہی نہیں یہ مفروضہ ہی غلط ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے قرآن کے بعض احکام کی وضاحت فرمائی اور ان کے ادا کرنے کا طریقہ متعین فرمایا اور خود قرآن آپ کی بعثت کی غرض و غایت بھی یہی بیان کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے ''ہم نے آپ کی طرف وحی نازل کی تاکہ آپ لوگوں کے لئے اس چیز کو وضاحت سے بیان کریں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔'' (النمل: ۴۴)

اب جس حکم کا بیان اور وضاحت آپ ﷺ فرمائیں گے ظاہر ہے وہ اصل حکم کے علاوہ ہوگا کیونکہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا صرف اس کو پڑھنا یا دہرانا اسے بیان یا وضاحت نہیں کہا جاتا۔ اب اصل حکم کی جو آپ نے وضاحت فرمائی یہی حدیث ہے۔

مثلاً قرآن نے صلوۃ کا حکم دیا تو آپ نے اس کا بیان فرمایا اور بتایا کہ نماز کیسے کتنی اور کب پڑھنی ہے۔ قرآن میں تو ان کا کوئی ذکر نہیں تھی اور اب اگر صلوۃ کا مفہوم ہر آدمی اپنی مرضی اور مزاج کے مطابق بیان کرنا شروع کر دے تو پھر ایک تو اس کا مفہوم واضح نہ ہو گا اور دوسرے نبی کی آمد کا مقصد بھی فوت ہو جائے گا۔

اور دوسرے مقام پر اس کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ:

''کہ ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان دے کر بھیجا تا کہ وہ ان کے لئے صحیح صحیح واضح کر سکے۔'' (ابراہیم: ۴)

اس طرح کی متعدد آیات ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آیات کے مفہوم اور الفاظ کے معنی ہیں۔ جب اختلاف ہو جائے یا سمجھ میں نہ آئے تو اس وقت وہی تعبیر اور تشریح قابل قبول ہو گی جو خود نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے اور اسے حدیث شریف کہا جاتا ہے جو خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے محفوظ ہے۔

قرآن میں نہ تو نماز کی تفصیل ہے نہ حج کے احکام اور طواف و سعی کے طریقے موجود ہیں اس کی وضاحت حضور ہی نے فرمائی ہے اسی طرح متعدد ایسے جانور اور پرندے ہیں جن کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں قرآن خاموش ہے مگر نبی ﷺ نے ان کے بارے میں وضاحت فرما دی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم واضح طور پر کہتا ہے کہ: ''کہ جو رسول ﷺ تمہیں دیں اسے قبول کریں اور جن سے وہ روکیں ان سے باز رہیں'' (حشر: ۷)

اور قرآن میں بیس سے زیادہ مقامات پر رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اگر رسول نعوذ باللہ محض ڈاکیے یا پیغام رساں کی طرح ہے تو پھر اطاعت رسول ﷺ کا مفہوم کیا ہے؟

بلکہ ایک مقام پر تو یہاں تک فرما دیا کہ:

مَن يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّهَ ۔۔۔ ٨٠ ۔۔۔ سورة النساء

''کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔''

کیونکہ رسول ﷺ قرآن کے علاوہ بھی جو کچھ بیان کرتا ہے وہ اللہ کی مرضی اور منشا کے مطابق ہوتا ہے۔ ارشاد قرآنی ہے

وَما يَنطِقُ عَنِ الهَوىٰ ﴿٣﴾ إِن هُوَ إِلّا وَحىٌ يوحىٰ ﴿٤﴾ ... سورة النجم

''نبی اپنی مرضی سے بولتا ہی نہیں وہ جو کچھ بولتا ہے وہ وحی الٰہی ہوتا ہے۔''

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ لوگ خود کو فرقہ نہیں کہتے بلکہ حق کو ماننے والے کہتے ہیں تو دعویٰ تو ہر فرقے کا یہی ہے کہ وہ حق کو ماننے والے ہیں مگر دعویٰ کرنا یا خود اپنی زبان سے کہنا یہ کافی نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ نے بھی لکھا ہے کہ وہ خود پرویزی فرقہ ہیں جس کے بانی غلام احمد پرویز صاحب ہیں۔

کیونکہ ہمارے نزدیک نبی ﷺ کے علاوہ کسی بھی امتی اور بڑی سے بڑی شخصیت کی غلو کے ساتھ عقیدت اور اس کی باتوں کو بلاچوں چراں مان لینا اور اس کے نام کی طرف نسبت کرنا یہی فرقہ بندی ہے۔ شخصیت کے نام پر ہی ہمیشہ فرقے بنتے ہیں۔

پرویز صاحب کے عقیدت مندیوں تو شخصیت پرستی کی تردید کرتے ہیں مگر وہ پرویز صاحب کی شخصیت پرستی میں اس حد تک مبتلا ہیں کہ وہ ان کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے امام یا عالم کی نہ تو کتاب پڑھتے ہیں اور نہ اس کی بات سننے یا ماننے کے لئے تیار ہیں۔ پرویز صاحب کی بات ان کے لئے حرف آخر ہے اور یہی بدترین قسم کی فرقہ بندی یا فرقہ پرستی ہے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن' رسول' حدیث یا سنت کی طرف جب کوئی مسلمان اپنی نسبت کرتا ہے تو اسے فرقہ بندی نہیں کہا جائے گا کیونکہ یہی دین کے مصادر و مراجع ہیں ۔ لیکن ان کے علاوہ اگر ابو بکرؓ عمر عثمانؓ و علیؓ کے نام پر بھی فرقے یا گروہ بنیں گے تو وہ بھی ٹھیک نہیں ہوں گے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص105

محدث فتویٰ